14238-چوري ميں ہاتھ كيوں كاٹا جاتا ہے اور غصب كرنے اور لوٹنے ميں كيوں نہيں ؟

سوال

چوري كرنے اور لوٹنے والے ميں كيا فرق ہے ؟ اور دوسرے كو چھوڑ كر پہلے كا ہى ہاتھ كيوں كاٹا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

تين درہم ميں چور كا ہاتھ كاٹنا اور جھپٹنا مارنے اور لوٹنے والے اور غاصب كا ہاتھ نہ كاٹنے ميں بھى شارع كى پوري اور مكمل حكمت ہے؛ كيونكہ چور سے احتراز ممكن نہيں وہ گھروں ميں نقب زنى كرتا آڑ اور تالے توڑ ڈالتا ہے، مال كے مالك كے ليے اس سے زيادہ بچاؤ كرنا ممكن نہيں، لھذا اگر لوگوں كا ايك دوسرے كے مال چوري كرنے كى بنا پر ہاتھ كاٹنا مشروع نہ كيا جاتا تو ضرر اور نقصان بڑھ جاتا اور چوري كے ساتھ مصيبت اور سخت ہو جاتى.

لوٹنے اور جھپٹنے والے كے برخلاف، كيونكہ لوٹ مار كرنے والا وہ شخص ہے جو لوگوں كا مال اعلانيہ طور پر لوگوں كے سامنے چھينے اس ليے لوگوں كے ليے اسے روكنا اور مظلوم كا حق واپس دلانا اور حكمران كے پاس اس كى گواہى و شہادت دينا ممكن ہے.

اور جھپٹنے والا شخص مال اس وقت حاصل كرتا ہے جب اس كا مالك غفلت ميں ہو، تو اس ميں ايك نوع كى كوتاہى پائى جاتى ہے جس كى بنا پر جھپٹا مارنے والا مال چھين سكتا ہے، ليكن اگر لوگ پوري طرح ہوشيار اور حفاظت كريں تو چھيننا ناممكن ہو گا، لھذا يہ چور كى طرح نہيں بلكہ يہ خيانت كرنے والے شخص كے زيادہ مشابہ ہے.

اور يہ بھى ہے كہ : مال جھپٹنے والا تو مال وہاں سے حاصل كرتا ہے جہاں وہ غالبا باحفاظت نہيں ہوتا، كيونكہ وہ آپ كو مال سے غفلت دلا كر مال اس وقت چھينتا ہے جب آپ اس كى حفاظت سے غفلت برتتے ہيں، حالانكہ اس سے تو مال كى حفاظت كرنا ممكن تھى تو يہ بھى لوٹنے والے كى طرح ہے، اور غاصب كا معاملہ تو ظاہر ہے، اور جھپٹنے والے سے اس كا ہاتھ نہ كاٹنا اولى ہے، ليكن ان كى زيادتى اور ظلم سے بچنے اور انہيں روكنے كے ليے مارنا اور لمبى قيد اور اس پر جرمانہ كر كے سزا دينا جائز ہے.